

پریس ریلیز

## ریگولیٹری کپچر (Regulatory Capture) کی بنیادی وجہ جمہوریت ہے جس کے ذریعے عوامی مفاد کو سرمایہ داروں کے مفاد پر قربان کر دیا جاتا ہے

14 دسمبر 2020 کو وفاقی کی جانب سے قائم کیے گئے پندرہ رکنی تحقیقاتی کمیشن نے جون 2020 میں پیدا ہونے والے تیل کے بحران پر اپنی 163 صفحات پر مبنی رپورٹ پیش کی اور اس شعبے کو ریگولیٹ (منظم) کرنے کی ذمہ دار تنظیم اوگرا (آئیل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی) کو اس بحران کا بنیادی ذمہ دار قرار دیتے ہوئے اس کو ختم کرنے کی سفارش کی۔ اس کے علاوہ اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آئل سیکٹر میں وسیع پیمانے پر کارروائیاں قانون و قواعد کے منافی بغیر کسی چیک اینڈ بیلنس کے خلا میں چل رہی ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اوگرا کے امور کو دیکھ کر کمیشن تمام ریگولیٹری اداروں (نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی، پاکستان الیکٹرک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی، مسابقتی کمیشن آف پاکستان اور ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی آف پاکستان) کے پرفارمنس آڈٹ کی "سفارش کرنے پر مجبور" ہے۔ اس سے قبل سیکورٹی اینڈ ایکسیچینج کمیشن کے سابق سربراہ کی سربراہی میں قائم کمیشن نے بجلی کے شعبے میں پچھلی حکومتوں اور ریگولیٹری اتھارٹیوں کی ملی بھگت سے عوام کے کھربوں روپوں کی لوٹ مار کا سارا بھارا پھوڑا دیا تھا، جو آج بھی دھڑلے سے جاری و ساری ہے۔

حکومت تیل کے بحران پر قائم کمیشن کی رپورٹ نے جس مسئلے کی ساندھی کی ہے اسے معاشی زبان میں ریگولیٹری کپچر (Regulatory Capture) کہا جاتا ہے۔ یہ کی نامی کی ایک شکل ہے جس میں کسی شعبے کی تنظیم کیلئے قائم ریگولیٹری اتھارٹی، جو عوامی مفادات کی نگہبانی کی ذمہ دار ہوتی ہے، وہی اتھارٹی بدلت خود نجی سیکٹر کے زیر اثر آ جاتی ہے، یوں عوامی مفاد کو نجی شعبے کے مفاد پر قربان کر دیا جاتا ہے۔ ریگولیٹری کپچر کا مسئلہ پاکستان جیسے تیسری دنیا کے ممالک کے ساتھ مخصوص نہیں ہے جہاں سیاسی نظام جمہوریت کمزور ہے، یا قانون کی بالادستی کو یقینی بنانا ایک بڑا مسئلہ ہوتا ہے، بلکہ یہ مسئلہ رتی یافتہ ممالک امریکا و یورپ سے درآمد شدہ ہے جہاں جمہوریت مستحکم ہے اور قانون کی بالادستی کا بظاہر کوئی مسئلہ نہیں ہے، کیونکہ اس مسئلے کی جڑیں بدلت خود سرمایہ داریت اور جمہوریت میں پیو ہیں۔ اس کی حالیہ مثال امریکا میں فیڈرل ایوی ایشن اینڈ منسٹریشن (ایف اے اے) کی ہے جس نے 2005 میں طیاروں کی حفاظتی ٹیفریہ جاری کرنے کی ذمہ داری اپنے کندھوں سے اتار کر طیارے بنانے والی کمپنیوں پر ڈال دی اگر وہ کچھ مخصوص شرائط پوری کر دیں۔ اور پھر جب 2018 اور 2019 کے دوران محض چھ مہینے کے وقفے سے بوننگ کا جدید رین طیارہ 737 میکس 8 کے درجہ جہاز سفر کے دوران تباہ ہوئے، اور اس کے بعد بھی ایف اے اے نے اس مسئلے کو بوننگ کے یہ طیارے گراؤد نہیں کئے جب بوننگ نے خود ان طیاروں کو گراؤد کرنے کی درخواست کی۔

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ جمہوریت عوامی مفاد کا تحفظ نہیں کرتی اور نہ ہی کبھی کر سکتی ہے کیونکہ جمہوریت میں قانون سازی کا اختیار انسانوں کے ہاتھ میں ہے جو طبقہ طاقتور ہوگا، جیسے کہ سرمایہ دار یا اشرافیہ یا فوجی و سیاسی قیادتیں، وہ اپنی اور کے بل بوتے پر حکمرانوں اور قانون سازوں پر آسانی سے اثر انداز ہو کر اپنی مرضی کے ریگولیٹری قوانین عوامی مفاد کی قربانی کی قیمت پر بنوا لیتے ہیں۔ لہذا اوگرا یا اس جیسی اتھارٹیوں کا آڈٹ کرانے یا انہیں ختم کر کے ان کی جگہ دوسری ایجنسی یا اتھارٹی قائم کرنے سے ریگولیٹری کپچر کا مسئلہ ختم نہیں ہوگا۔ مسئلہ جمہوریت اور انسانی خاکیت ہے لہذا جمہوریت کا خاتمہ اور نبوت کے نقش قدم پر خلافت کا قیام اس مسئلے کا مستقل حل ہے۔ خلافت میں ویسے بھی ہیوی انڈسٹری کا وسیع حصہ، توامانی، اور انفراسٹرکچر جنم دینا کے انتظام میں ہوتے ہیں، لہذا ریگولیٹری کپچر کا مسئلہ سرے سے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ دیگر شعبوں کے لیے بھی خلافت میں بنائی گئی ریگولیٹری اتھارٹیز پر نجی شعبہ اثر انداز نہیں ہو سکے گا کیونکہ خلافت میں کسی کے پاس قانون سازی کا اختیار ہی نہیں ہوگا۔ اس طرح جمہوریت نہیں بلکہ صرف خلافت ہی حقیقی معنوں میں عوامی مفادات کی نگہبانی کا فرضہ ادا کرتی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَا یُخَوِّنُ بَیْنَ اَیْتِیْنَ مَنكُم مَّا مَلَکَ مَالٌ

تہمارے مندوں ہی کے ہاتھوں میں نہ گردش کر رہے) "سورہ الحشر: 7)

ولایت پاکستان میں حزب التحریر کا میڈیا آفس